



سوال

شب معراج السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا شب معراج منانا درست ہے۔؟

جواب

الحجاب بعون الوہاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسراء اور معراج کی شب اللہ عزوجل کی ان عظیم الشان نشانیوں میں سے ایک ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور اللہ کے نزدیک آپ کے عظیم مقام و مرتبہ پر دلالت کرتی ہے، نیز اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے اپنی تمام مخلوقات پر عالی و بلند ہونے کا ثبوت ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سبحان الذی اَسْرٰی بَعْدَہ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الذی بَارَکْنَا حَوْلَہ لَنُرِیَہٗ مِنْ اٰیَاتِنَا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ [الاسراء: 1] پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر لے جایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر آسمانوں کے دروازے کھولے گئے، یہاں تک کہ آپ ساتویں آسمان سے آگے گزر گئے، وہاں پر آپ کے رب نے پسندیدہ ارادہ کے مطابق آپ سے گفتگو فرمائی اور پانچ وقت کی نمازیں فرض کیں، اللہ عزوجل نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تھیں، پھر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اللہ کے پاس جاتے اور تحفیف کا سوال کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے باعتبار فرضیت پانچ وقت کی کر دیں اور اجر و ثواب پچاس نمازوں ہی کا باقی رکھا، کیونکہ ہر نیکی دس گنا بڑھائی جاتی ہے لہذا اللہ تعالیٰ ہی تمام تر نعمتوں پر حمد و شکر کا سزاوار ہے یہ رات جس میں اسراء و معراج کا واقعہ پیش آیا اس کی تعیین کے بارہ میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے، بلکہ اس کی تعیین میں جو روایتیں بھی آئی ہیں محدثین کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں، اور اس شب کو لوگوں کے ذہنوں سے بھلا دینے میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی حکمت ضرور پوشیدہ ہے، اور اگر اس کی تعیین ثابت بھی ہو جائے تو مسلمانوں کے لئے اس میں کسی طرح کا جشن منانا یا اسے کسی عبادت کے لئے خاص کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رض نے نہ تو اس میں کسی طرح کا کوئی جشن منایا اور نہ ہی اسے کسی عبادت کے لئے خاص کیا، اور اگر اس شب میں جشن منانا اور اجتماع کرنا شرعاً ثابت ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول یا فعل سے اسے امت کے لئے ضرور واضح کرتے، اور اگر عبد نبوی ﷺ یا عہد صحابہ رض میں ایسی کوئی چیز ہوتی تو وہ بلاشبہ معروف و مشہور ہوتی اور صحابہ کرام رض اسے نقل کر کے ہم تک ضرور پہنچاتے، کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے امت کو ہر وہ بات پہنچائی جس کی امت کو ضرورت تھی، اور دین کے کسی بھی معاملہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی، بلکہ وہ نیکی کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے چنانچہ اگر اس شب میں جشن منانے اور محفل معراج منعقد کرنے کی کوئی شرعی حیثیت ہوتی تو وہ سب سے پہلے اس پر عمل کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم امت کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام الہی کو مکمل طور پر پہنچا کر امانت کی ادائیگی فرمادی، لہذا اگر اس شب کی تعظیم اور اس میں جشن منانا دین اسلام میں سے ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً اسے نہ چھوڑتے اور نہ ہی اسے چھپاتے، لیکن جب عبد نبوی ﷺ اور عہد صحابہ رض میں یہ سب کچھ نہیں ہوا تو یہ بات واضح ہو گئی کہ شب معراج کی تعظیم اور اس کے اجتماع کا دین اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس امت کے لئے اپنے دین کی تکمیل فرمادی ہے، اور ان پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا ہے، اور ہر اس شخص پر عیب لگایا ہے جو مرضی الہی کے خلاف بدعات ایجاد کرے ارشاد باری تعالیٰ ہے: الْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُم دِیْنَکُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَیْکُم نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا [المائدہ 3/5] آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا، اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَمْ لَہُمْ شُرَکَآءُ شَرَعُوا لَہُم مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنۢ بِہِ اللّٰہُ وَلَولَا کَلِمَۃُ الْفَصْلِ لَمِنْہُمْ وَاِنَّ الظَّالِمِیْنَ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ [الشوری 21/42] کیا ان لوگوں نے اللہ کے شریک مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نہیں



ہیں، اگر فیصلہ کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا، یقیناً (ان) ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث میں بدعات سے بچنے کی تاکید اور اس کے گمراہی ہونے کی صراحت ثابت ہے، ہمارے امت کے افراد ان کے بھیانک خطرات سے آگاہ ہو کر ان کے ارتکاب سے پرہیز و اجتناب کریں چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من أحدث فی أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو (در اصل) اس میں سے نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من عمل عملی علیہ أمرنا فهو رد" جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے اسلام میں نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے اور صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے: "أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثات وكل بدعة ضلالة" حمد و صلاة کے بعد: بیشک بہترین بات اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اور بدترین کام نئی ایجاد کردہ بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور سنن میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں انتہائی جامع نصیحت فرمائی، جس سے دلوں میں لرزہ طاری ہو گیا اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں، تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ الوداعی پیغام معلوم ہوتا ہے، لہذا آپ ہمیں وصیت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن تأمر عليكم عبد الله من يمشي بعدي فسيرى اختلافاً كثيراً فليحكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدي تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة" میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے، حاکم وقت کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر جہشی غلام ہی حاکم بن جائے، اور میرے بعد جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، اس وقت تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لو اور دین میں نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور سلف صالحین بھی بدعتوں سے ڈراتے اور ان سے بچنے کی تاکید کرتے رہے۔ کیونکہ بدعات دین میں زیادتی اور مرضی الہی کے خلاف شریعت سازی ہیں۔ بلکہ یہ اللہ کے دشمن یہود و نصاریٰ کی مشابہت ہے، جس طرح انہوں نے اپنے اپنے دین (یہودیت، عیسائیت) میں نئی چیزوں کا اضافہ کر لیا اور مرضی الہی کے خلاف بہت سی چیزیں ایجاد کر لیں نیز بدعات ایجاد کرنے کا لازمی نتیجہ دین اسلام کو نقص اور عدم کمال سے متهم کرنا ہے اور یہ تو واضح ہی ہے کہ بدعات کے ایجاد کرنے میں بہت بڑی خرابی اور شریعت کی انتہائی خلاف ورزی ہے، نیز اللہ عز و جل کے اس فرمان {اليوم اكملت لكم دينكم} آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، سے ٹکراؤ اور بدعات سے ڈرانے اور نفرت دلانے والی احادیث رسول ﷺ کی صریح مخالفت بھی ہے مجھے امید ہے کہ اس مسئلہ میں ہماری طرف سے پیش کردہ دلیلیں حق کے طلبگار کے لئے بدعت شب معراج کے انکار اور اس سے ڈرانے کے لئے کافی اور تسلی بخش ہوں گی، اور ان سے یہ بھی واضح ہو گیا ہو گا کہ شب معراج کے جشن اور اجتماع کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے (فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ) ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ